رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ــــ ٭ ــــ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۴۳ | مورخہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ان دنوں حضور نے ایک اور معرکۃ الآراء مضمون تحریر فرمایا ہے جو اگلے اخبار میں شایع ہوگا۔

"ترک موالات" کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو کتاب تصنیف فرمائی ہے وہ چھپکر آگئی ہے۔ ۸ فی جلد کے حساب سے دفتر ناظر تالیف و اشاعت سے مل سکتی ہے۔

اس دفعہ بھی جماعت احمدیہ کے شعرا کو جلسہ پر پڑھنے کے لئے نظمیں تیار کرنے کی اطلاع دیگئی ہے۔ امید ہے ہمارے کہنہ مشق شاعر اپنی اپنی نظمیں سنائیں گے ٭

خطاب بہ مُسلم

(از جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے)

اپنی جنت پہ تو اتنا نہ ہو نازاں زاہد
کہیں سب کچھ یہ خیالی ترا فانوس نہ ہو

تو جو مسجد میں اذاں کہتا ہے جاکر ہر روز
کہیں مندر میں یہ بجتا کوئی ناقوس نہ ہو

تجھ سے ملنے کی ہو صورت کوئی کیونکر جاناں
ہر کسی پر مجھے یہ شک ہے کہ جاسوس نہ ہو

عشق کہتا ہے کہ ہو کوچہ میں انکے رسوا
عقل کہتی ہے یونہی دشمن ناموس نہ ہو

کیوں پریشان ہوا جاتا ہے کیا بات ہے یہ
دیکھ تجھ کو کہیں بیماری کابوس نہ ہو

دل میں شبہات جو اٹھتے ہیں دبا دے انکو
یاس و حرمان سے ہرگز کبھی مانوس نہ ہو

تجھ کو ملجائیگا محبوب ترا تیری قسم
مشکلیں دیکھ کے اے درد تو مایوس نہ ہو

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء

پہلا دن ۲۶؍ دسمبر ۱۹۲۰ء (اتوار)

تلاوت قرآن مجید و نظم	۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک
وعظ۔ حافظ روشن علی صاحب	۱۰½ ״ ״ ۱ ״ ״
نماز ظہر و عصر	۱ ״ ״ ۲½ ״ ״
نظم	۲½ ״ ״ ۳ ״ ״
صداقت مسیح موعود — حکیم خلیل احمد صاحب	۳ ״ ״ ۵ ״ ״

دوسرا دن ۲۷؍ دسمبر ۱۹۲۰ء (پیر)

تلاوت و نظم	۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک
اسلام اور دیگر مذاہب — شیخ عبدالرحمن صاحب مصری	۱۰½ ״ ״ ۱ ״ ״
نماز ظہر و عصر	۱ ״ ״ ۲½ ״ ״
نظم	۲½ ״ ״ ۳ ״ ״

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ۳ بجے سے شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸؍ دسمبر ۱۹۲۰ء (منگل)

تلاوت و نظم۔ رپورٹ ہائے نظارت و صدر انجمن و اپیل برائے چندہ	۱۰½ بجے سے ۱ بجے تک
نماز ظہر و عصر	۱ ״ ״ ۲½ ״ ״
نظم	۲½ ״ ״ ۳ ״ ״

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ بجے سے شروع ہوگی

چوتھا دن ۲۹؍ دسمبر ۱۹۲۰ء (بدھ)

تلاوت و نظم	۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک
اختلافات مابین مبایعین و غیر مبایعین — مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۱۰½ ״ ״ ۱ ״ ״

خاکسار

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

اخبار احمدیہ

امریکہ کے رسالہ کیلئے امداد

جناب مفتی صاحب کی تحریک کی تائید کرتے ہوئے میں ایک روپیہ بھیجتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپریل ۱۹۲۱ء تک ایک روپیہ ماہوار بھیجوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

میرے نوجوان طالب علم بھائیو! آئندہ قوم کے بازو بننے کے لئے ابھی سے ایثار اور مالی قربانی کی طاقت کو اپنے میں جذب کرلو۔ تاکہ آئندہ آپ کا مال و دولت نیکی حاصل کرنے میں سدِ راہ نہ ہو۔ اپنے ماہواری خرچوں سے کم و بیش کرکے اپنے بزرگوں کا ہاتھ بٹاؤ۔ والسلام

محمد اسحٰق متعلم ہائی کلاس زمیندارہ مسلم ہائی سکول گجرات

(۲) میں حضرت مفتی صاحب کے مجوزہ رسالہ کے اجراء کیواسطے پانچ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں جو انشاء اللہ جلد حاضر کردونگا۔ اور آئندہ بھی اس مد میں دینے کے لئے خداوند کریم سے توفیق چاہتا ہوں۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد احمدی ککھی

(۳) حضرت مفتی صاحب کے تجویز کردہ رسالہ کے لئے بندہ مبلغ پانچ روپے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ آپ جس وقت چاہیں۔ طلب فرما سکتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ حضرت موصوف کو نئی دنیا میں کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین سب برادران کی خدمت میں میری طرف سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ میرے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار محمد ابراہیم احمدی سب پوسٹماسٹر کربیلیاں ضلع ہزارہ

مولوی ثناء اللہ سے جھنگ میں گفتگو

۸۔ اکتوبر کو مولوی ثناء اللہ جھنگ میں آئے۔ اعلان کیا گیا کہ وہ "اسلام" پر وعظ کرینگے۔ مگر انہوں نے تقریر میں احمدیت پر حملے کئے۔ اسپر ۹ نومبر کو میاں شمس الدین صاحب کو جنہوں نے مولوی ثناء اللہ کو بلایا تھا۔ لکھا گیا کہ آپ نے کہا تھا کہ وعظ عام ہوگا مگر مسیح موعود پر حملہ کرنے کی کیا وجہ؟ ہم بحث کرنا چاہتے تھے۔ مگر اب مولوی صاحب سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے وقت میاں شمس الدین صاحب سے فیصلہ ہوا کہ بحث وفات مسیح پر ہوگی۔ دو گھنٹے کے بعد غیر احمدیوں کی طرف سے جواب آیا کہ نہیں بحث ختم نبوت پر ہوگی۔ اس کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہی۔ آخر وہ وفات مسیح پر بحث کرنے سے گریز کر گئے۔ رات کو مولوی ثناء اللہ نے وعظ کیا۔ اور اسمیں آخری فیصلہ والے اشتہار کو پیش کیا۔ پبلک کی خواہش پر اسپر بحث ہونے کا فیصلہ ہوا۔ آدھ گھنٹہ وقت رکھا گیا۔ ہماری طرف سے مولوی غلام حسین صاحب انسپکٹر مدارس ضلع منٹگمری تھے۔ مولوی ثناء اللہ کے جواب میں مولوی غلام حسین صاحب نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث کی عبارتیں پیش کیں۔ جن کے تسلیم کرنے میں مولوی صاحب نے ٹال مٹول شروع کی۔ ان سے حلف کا مطالبہ کیا گیا انہوں نے کہا کہ پہلے وہ الفاظ پیش کرو۔ تو سوچ کر حلف اٹھاؤں گا۔ چونکہ خیال یہ تھا۔ کہ بحث ختم نبوت پر ہوگی۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ کا اخبار پاس نہ تھا۔ اسلئے وہ نہ دکھایا جاسکا نصف گھنٹہ ختم ہوگیا۔ مولوی صاحب نے امرتسر جانے کی جلدی مچائی لیکن جب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا اہل حدیث سٹیشن پر بموجودگی چالیس معزز اشخاص مولویصاحب کو دکھایا۔ اور لوگوں کو سنایا گیا۔ تو مولوی صاحب ٹال مٹول کر گئے۔

خدا بخش احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ جھنگ۔

اعلان نکاح

مولوی نظام الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیریانوالہ کے لڑکے عبدالغفور کا نکاح حکیم عبدالعزیز صاحب پسرور کی لڑکی مسماۃ فاطمہ بی بی سے ۷؍ ذی الحجہ کو تین سو روپیہ مہر پر ہوا۔

درخواست دعا

بابو محمد عمر صاحب اورسیر بہاول پور کالڑکا محمد عثمان بعارضہ بخار سخت بیمار ہے احباب اس بچہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ کیونکہ یہ بچہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف کیا ہوا ہے۔ عطا محمد جالندھری قادیانی

اس عاجز کے لئے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ غم و فکر سے نجات دے۔ محمد صدیق احمدی گارڈ سیالکوٹ۔

اخبار کے لئے درخواست

کمترین ایک نہایت غریب احمدی ہے۔ بسبب قلیل مزدوری علی الخصوص گرانی کی وجہ سے اوقات بمشکل گذرتی ہے۔ الا بحمد للہ ہر حالت میں صابر اور شاکر ہونا چاہیئے۔ مجھ کو از بس اشتیاق پرچہ الفضل دیکھنے کا ہے۔ مگر افسوس اپنی بے بسی اور کم وقعتی پر ہے۔ جو مجھے پرچہ ہذا کی خریداری سے مانع ہے۔ میں خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ جو کوئی صاحب میری ... ہم جماعت میرے نام سے پرچہ الفضل جاری کرادیگا ...... مجھے اپنا ممنون اور مشکور بنا دینگے۔ نیز اس کار خیر کا اجر خداوند کریم نیک دیویگا۔ یہ کام فی سبیل اللہ ہوگا۔ عبدالرحیم خیاط احمدی۔ چھاؤنی کانپور

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۹ - دسمبر ۱۹۲۰ء

مسلمان اور مسٹر گاندھی کی راہنمائی

غیر احمدی اصحاب کو دعوت

آریہ سماج لاہور کے جلسہ میں جو ماہ نومبر کے آخری ایام میں ہوا۔ ایک لیکچرار صاحب نے مسٹر گاندھی کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے کہا۔

"اس وقت مہاتما گاندھی کے پایہ کا لیڈر دنیا میں نہیں۔ یہ بھی بذات خود ویدک دھرم کی عظمت کا ایک ثبوت ہے۔ اس گری ہوئی حالت میں بھی دنیا کا ادھار کرنیوالے یہاں سے ہی پیدا ہو رہے ہیں" (بندے ماترم ۲۸ - نومبر ۱۹۲۰ء)

وہ مسلمان جنہوں نے اپنے دینی اور دنیوی معاملات میں مسٹر گاندھی کو اپنا راہ نما تسلیم کر رکھا ہے۔ اور جو اپنی کامیابی کی ساری امید ان کی ذات سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کو مخاطب کر کے ہندو صاحبان مندرجہ بالا الفاظ کہنے کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔ اور ایسے مسلمانوں کے لئے ویدک دھرم کی عظمت کے اس ثبوت کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ اپنے کامیاب ہونے کا ذریعہ مسٹر گاندھی کی پیروی کو ہی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن کیا مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے عملی طور پر ویدک دھرم کی اس عظمت کا اعتراف کر لینے سے اسلام پر ایک نہایت خطرناک حملہ نہیں ہو رہا۔ اور اسلام کی صداقت اور حقانیت پر بہت بڑا حرف نہیں آرہا کہ اسلام کے نام لیوا جب مصائب اور مشکلات میں گرفتار ہوئے تو اسلام ان کی رہائی اور مخلصی کے لئے کچھ نہ کر سکا۔ اور کوئی راہ نما ان کے لئے پیش نہ کر سکا۔ ہاں ویدک دھرم نے ایسے مشکل وقت میں ان کی دستگیری کی۔ اور ان کی نجات کے لئے مسٹر گاندھی کو کھڑا کر دیا۔

ہر ایک وہ شخص جو مسلمان کہلاتا اور اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہے۔ بادنیٰ تامل معلوم کر سکتا ہے کہ یہ اسلام پر نہایت ہی خطرناک حملہ ہے۔ اور کسی مسلمان کی غیرت گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ ایسا حملہ اسلام پر ہونے دے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ اور مسٹر گاندھی کی پیروی کو اپنے لئے فخر اور نجات کا باعث سمجھ رہے ہیں۔

ہمارے تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ مسلمان اس طرح کامیاب ہو سکینگے۔ اور ہم ان کی اس روش کو مدنظر رکھ کر ایک منٹ کے لئے بھی خیال نہیں کر سکتے۔ کہ انہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور وہ مصائب و آلام سے رہائی پا سکیں گے۔ کیونکہ کامیابی اسوقت تک ناممکن ہے جب تک کہ کسی ایسے راہ نما کی پیروی اختیار نہ کی جائے جو اسلام کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہو۔ لیکن برائے خدا غور ہی غور فرماویں کہ اسوقت جبکہ نہ صرف انہیں مسٹر گاندھی کی پیروی میں کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ کچھ ہاتھ سے ہی کھو رہے ہیں۔ اور تا حال مسٹر گاندھی ان کے کسی درد کا درماں کر سکے ہیں۔ ہندو صاحبان علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کا مسٹر گاندھی کے پیچھے چلنا اور ان کی ہدایت پر کاربند ہونا ویدک دھرم کی عظمت کا ثبوت ہے۔ تو جب بفرض محال کچھ حاصل ہو گیا۔ اسوقت کس قدر زور سے ان کے سامنے ویدک دھرم کی عظمت کے راگ نہ گائے جائینگے۔ اور کس قدر صفائی کے ساتھ ویدک دھرم کی شرن میں آنے کا ان سے مطالبہ نہ کیا جائیگا۔

ایسی حالت میں ہندو صاحبان کا مطالبہ نہایت مضبوط اور پر زور ہو گا۔ وہ کہیں گے۔ دیکھو اسوقت جبکہ تم لوگ مشکلات اور مصائب میں پھنسے ہوئے تھے تم پر ذلت و ادبار کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ تم نکبت اور فلاکت کا شکار ہو رہے تھے۔ اسوقت اسلام تمہارے کام نہ آیا۔ اسلام نے تمہاری کچھ مدد نہ کی۔ اسلام نے تمہارے بچانے کے لئے کوئی سامان نہ کیا لیکن ویدک دھرم کی برکت سے تمہیں "مہاتما گاندھی" مل گئے اور انہوں نے تمہیں ہلاک ہونے سے بچا لیا ہے۔ بس کیا وجہ ہے۔ کہ تم ایسے غیر مفید مذہب کو نہ چھوڑ دو جس نے تمہیں گرداب مصائب میں چھوڑ دیا تھا۔ اور ویدک دھرم کو اختیار نہ کر لو۔ جس کے ایک فرد نے تمہیں پار اتار دیا۔

ذرا غور کیجئے۔ مسٹر گاندھی کی پیروی کے نتیجہ میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ کامیابی یا ناکامی۔ اگر مسلمانوں کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ موجودہ حالت سے بھی زیادہ ابتر حالت کو پہنچ گئے۔ تو ہندوؤں کی بلا سے۔ اس کی وجہ وہ نہایت آسانی کے ساتھ مسلمانوں کا مسٹر گاندھی کی ہدایات پر پوری طرح عمل نہ کرنا۔ قرار دیکر علیحدہ ہو سکتے ہیں اور اگر کسی قسم کی کامیابی حاصل ہو گئی (جو ہمارے نزدیک قطعاً ناممکن ہے) تو پھر مسلمانوں کو اس مطالبہ کے پورا کرنے کے لئے آمادہ ہونا پڑے گا۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور یہ قطعاً ناممکن ہو گا کہ وہ اس کو پورا کئے بغیر رہائی پا سکیں۔

اب مسلمانوں کو غور کر لینا چاہیئے کہ مسٹر گاندھی کو دینی اور دنیوی معاملات میں اپنا راہ نما تسلیم کرتے اور ان کی پیروی اختیار کرنے کے نتیجہ میں انہیں کسقدر نفع یا نقصان ہو سکتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اگر کسی غیر مذہب کا آدمی ہمدردی کے ساتھ کوئی عمدہ مشورہ دے۔ یا کسی قسم کی امداد دینا چاہے۔ تو اسے قبول نہ کیا جائے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو مذہبی معاملات تو الگ رہے۔ دنیوی معاملات میں بھی اپنا راہ نما نہیں بنانا چاہیئے۔ اور اس کی ہدایات کو اپنے لئے ہر حالت میں واجب العمل نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہے۔ اور اس طرح اسلام کی صداقت اور حقانیت کو بٹہ لگتا ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ گویا اسلام اپنے پیروؤں اور نام لیواؤں کی مشکلات اور مصائب کے وقت چارہ سازی سے عاجز ہے۔ اسلام میں یہی طاقت نہیں کہ کوئی ایسا شخص کھڑا کر سکے۔ جو مسلمانوں کی مصائب کے وقت راہ نمائی کرے اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا نعوذ باللہ اتنا بھی اثر نہیں ہے۔ کہ آپ کی امت کو

بچانے کے لئے آپ کے پیروؤں سے کوئی مرد میدان بن سکے۔ اور پھر اسلام کے نازل کرنیوالے خدا کے متعلق بھی کہنا پڑے گا۔ کہ وہ مسلمانوں کو بچانے کے لئے کسی مسلمان کو کھڑا کر کے اسلام کی صداقت کا ثبوت نہ دے سکا۔

لیکن اسلام۔ بانی اسلام اور خدا تعالیٰ کی اس قدر ہتک کرنے کا ارتکاب کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے کرتا ہے۔ تو اسے کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہے۔

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اور اپنی صداقت اور عظمت کے اس قدر دلائل اور ثبوت رکھتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

چونکہ مسلمانوں پر ذلت اور نکبت کے ایام آنے کی یہی وجہ ہے۔ کہ دین کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ اس لئے اب ان کو کامیابی بھی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ دین پر قائم ہو جائیں۔ اس کے لئے دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا اسلام اور بانی اسلام نے مسلمانوں کو دین پر قائم رکھنے کا کوئی انتظام کیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو پھر مسلمانوں کو حق ہے۔ کہ جو کوئی بھی ان کی راہ نمائی کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اسی کے پیچھے چل کھڑے ہوں لیکن اگر کیا ہے۔ تو پھر اس کو اختیار کرنا چاہیئے۔

اس بات کو مدنظر رکھ کر جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا ارشاد ملتا ہے۔ جس کی صداقت کا زمانہ اعتراف کر چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ ضرور بضرور اللہ تعالےٰ ہر ایک صدی کے سر پر اس اُمت کے لئے ایک ایسے شخص کو مبعوث کیا کریگا۔ جو اس کے لئے دین کو تازہ کریگا۔

یہ ارشاد اِسوقت بھی جبکہ مسلمان دین کو بھلا چکے ہیں پورا ہو چکا ہے۔ اور اسلام کی تجدید کے لئے ایک عظیم الشان انسان حضرت مرزا غلام احمد مبعوث ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کو قبول کریں۔ اور حقیقی مسلمان بن کر ان انعامات کے وارث بنیں۔ جو خدا کے نیک بندوں کا ورثہ ہیں۔ ورنہ کسی ایسے شخص کی پیروی اختیار کر کے کامیابی کی اُمید رکھنا جو اسلام کو ایک جھوٹا مذہب قرار دیتا ہو۔ بالکل فضول ہے کیونکہ اس طرح اسلام پر دھبہ لگتا ہے۔ اور اسلام پر اسکے مذہب کی فوقیت ثابت ہوتی ہے۔

کس قدر افسوس اور رنج کی بات ہے۔ کہ وہ انسان جو خدا کیطرف سے مسلمانوں کو اسلام کی طرف بلاتا ہے۔ اس کی آواز کی طرف تو توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اس برگزیدہ خدا کی پیروی کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ جس کی پیروی کرنے میں اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو اپنا راہ نما بنایا جاتا ہے۔ جو صرف دنیا ہی کے چند روزہ فوائد کی اُمید دلاتے ہیں۔ اور قبل اسکے کہ کوئی فائدہ پہنچائیں۔ اسلام پر اپنے دھرم کی برتری جتلا رہے ہیں۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بڑی ہمدردی اور محبت کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ مہربانی کر کے اپنے اس طرز عمل پر کچھ تو غور کیجئے۔

اس موقع پر ہم یہ بھی التماس کرینگے۔ کہ اسوقت جبکہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شور مچا ہوا ہے۔ جلسے پہ جلسے ہو رہے ہیں۔ بڑی دھواں دھار اور گرما گرم تقریریں سننے میں آتی ہیں۔ قسم قسم کی تجویزیں اور ریزولیوشن پاس ہو رہے ہیں۔ انہی ایام میں اس انسان کے پیروؤں کا بھی قادیان میں اجتماع ہو گا۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ اس جلسہ پر بھی تقریریں ہونگی اور تجویزیں پاس ہونگی۔ برائے خدا اس کو بھی دیکھئے اور موازنہ کیجئے۔ کہ دوسرے لوگوں کا مطمح النظر کیا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے غریب۔ نادار اور مٹھی بھر پیروؤں کا کیا ہے۔ دوسروں میں دین کے لئے کس قدر جوش پایا جاتا ہے۔ اور ان میں کس قدر دین کے لئے فداکاری کا جذبہ موجود ہے۔ دوسروں کی حرکات و سکنات قول اور فعل سے کس قدر اسلامی شان ظاہر ہوتی ہے۔ اور ان کے اعمال سے کس قدر۔ اگر آپ کو ان پیروان مسیح موعود میں اسلام کی سچی تڑپ اور محبت نظر آئے۔ اگر آپ کو ان میں اسلام کے لئے حقیقی درد اور احساس معلوم ہو۔ اگر آپ کو اسلام کی اشاعت کا جوش اور شوق دکھائی دے۔ اگر آپ کو سچے مسلمان بنے ہوئے نظر آئیں۔ تو ان کے ساتھ شامل ہو کر حزب اللہ میں نام لکھا لیجئے۔ ورنہ آپ کی مرضی۔ آپ سے کوئی فیس نہیں لی جائیگی اور آپ کی ہر طرح خدمت و تواضع کی جائیگی۔ پس جہاں آپ لوگ اور بیسیوں جلسے دیکھ چکے اور دیکھتے رہتے ہیں۔ وہاں ہمارا جلسہ بھی دیکھئے۔ ہم بڑے شوق اور محبت سے آپ کو دعوت دیتے ہیں۔

ہمارے احمدی احباب کو چاہیئے کہ اس دعوت سے سمجھدار غیر احمدی اصحاب کو اچھی طرح آگاہ کر دیں۔ اور ان کو اپنے ساتھ لانے کے لئے تیار کر چھوڑیں۔

ویدک رشی منیوں کے ثانی اب بھی موجود ہیں

لالہ لاجپت رائے جی نے آریہ سماج انار کلی کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ بعض اصحاب کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ ہمارے پراچین رشی منی لاثانی اور بے نظیر تھے۔ یورپ اور امریکہ میں اب بھی ایسے اشخاص ہیں۔ جو اپنی پاکیزگی بے غرضی اور روحانیت کے لحاظ سے ان قدیم رشیوں سے کسی طرح کم نہیں" (بندے ماترم ۔ ۳۰ ۔ نومبر ۱۹۲۰ء)

یہ بات ہمارے آریہ دوستوں کیلئے خاص توجہ اور غور کے قابل ہے کہ ان کا ایک مسلمہ لیڈر جو یورپ اور امریکہ کی سیر و سیاحت سے لطف اندوز ہو چکا ہے۔ کہتا ہے کہ یورپ میں اسوقت ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اپنی پاکیزگی۔ بے غرضی اور روحانیت کے لحاظ سے ان رشیوں سے کم نہیں ہیں۔ جو کسی وقت ویدک دھرم میں ہوئے۔

گویا وہ صفات جو ویدک دھرم پر چلکر کسی نامعلوم اور غیر معین زمانہ میں رشی منیوں میں پیدا ہوتی تھیں۔ وہی موجودہ زمانہ میں یورپ اور امریکہ کے بعض اشخاص میں پائی جاتی ہیں اور ایسے لوگ پراچین زمانہ کے رشیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

کیا آریہ صاحبان بتائینگے کہ یورپ اور امریکہ میں پراچین رشی منیوں کے ثانی کئی اشخاص پیدا ہو جانے اور ویدک دھرم

کے پیرؤوں میں سے کسی کے اس درجہ کو نہ حاصل کر سکنے سے ان کا یہ دعوےٰ کہاں تک درست رہ سکتا ہے کہ دنیا میں صرف ویدک دھرم ہی ایک سچا مذہب ہے۔ لالہ لاجپت رائے جی کے مندرجہ بالا اعتراف نے اس دعوےٰ کو بالکل باطل کر دیا ہے۔ اور ویدک دھرم کے مقابلہ میں یورپ اور امریکہ کے اعتقادات اور خیالات کی برتری تسلیم کر لی ہے کیونکہ ان کے نزدیک ویدک دھرم کے ذریعہ تو "پراچین زمانہ" میں رشی منی ہوتے تھے۔ لیکن یورپ اور امریکہ میں اسوقت ان کے ثانی موجود ہیں۔

کیا یورپ کی مشکلات آریہ حل کر سکتے ہیں

اسوقت جبکہ ہندو مسلم اتحاد و اتفاق کے راگ بڑی اونچی سروں سے گائے جا رہے ہیں ہندوؤں کا ایک مشہور فرقہ آریہ سماج اسلام پر جو زہر اگلتا رہتا ہے۔ اس کا کسی قدر نمونہ اس لیکچر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو "گروکل" کے ایک "پروفیسر" نے "گروکل پارٹی" کے سالانہ جلسہ پر دیا۔

پروفیسر صاحب نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی بہت بڑی کامیابی کو تسلیم کرنے کے بعد کہا "مسلمانوں کا اپنا رنگ سفید نہیں۔ اس لئے یورپ کی مشکلات کا حل ان سے نہیں ہو سکتا"

پروفیسر صاحب کی یہ منطق نہایت ہی عجیب و غریب ہے جو انھوں نے ویدک دھرم کی برتری ثابت کرنے کے لئے بیان کی ہے۔ لیکن اگر وہ اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ اسلام ان لوگوں میں بھی پھیلا۔ جو اپنا رنگ سفید رکھتے تھے اور اسوقت بھی مسلمان کہلانیوالے سفید رنگ کے لوگ موجود ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ اب جماعت احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو وہ ذرا اپنی شکل ہی آئینہ میں دیکھ لیتے۔ اور ساتھ ہی آریوں کے چہروں پر بھی نظر ڈال لیتے۔ تا انہیں معلوم ہو جاتا کہ اگر مسلمانوں سے یورپ کی مشکلات کا حل اس لئے نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنا رنگ سفید نہیں رکھتے۔ تو پھر آریہ صاحبان بھی یورپ کی چارہ سازی کرنے کے قطعاً ناقابل ہیں۔

کیا ویدک دھرم تسلی کا باعث ہے

خیر یہ تو پروفیسر صاحب کی منطقی دلیل تھی۔ اسکے بعد انھوں نے بعض ایسے لوگوں کی جو صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور جنھیں مذہبی لحاظ سے مسلمانوں میں قطعاً کوئی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق تحریریں پیش کی ہیں۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام لوگوں کے لئے تسلی اور اطمینان کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کو کسی اعلیٰ مذہب کی ضرورت ہے۔ اور وہ ویدک دھرم ہے۔

چونکہ پروفیسر صاحب نے ویدک دھرم کے قابل اطمینان اور باعث تسلی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا جس کو پرکھا جاتا۔ اسلئے ہم یہی جواب دیتے ہیں کہ اگر کسی اسلام سے ناواقف اور دین سے بے بہرہ شخص کی بیہودہ سرائی سے اسلام جھوٹا مذہب قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو پھر ویدک دھرم کو بھی انھیں جھوٹا ہی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو ہندو کہلاتے ہوئے ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے۔ اور تاریخی کتب سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ لالہ لاجپت رائے جی ویدوں کے متعلق جو خیالات رکھتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ "یہ ایشوری گیان نہیں۔ اور وہ اپنے ضمیر کے مطابق ان کا پرچار نہیں کر سکتے۔ وہ ویدک مشنری نہیں بن سکتے۔ حتیٰ کہ وہ آریہ سماجی بھی نہیں کہلا سکتے"[1]

پھر لالہ صاحب یہاں تک فرما چکے ہیں کہ:۔
"اب وید ہدایت کا کام نہیں دے سکتے۔ ان کا خیال چھوڑ دو"[2]

کیا لالہ لاجپت رائے جی کی ویدوں کے متعلق رائے معلوم کر کے پروفیسر صاحب یہ بھی کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ویدک دھرم سے بھی کسی کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اگر نہیں تو پھر کس منہ سے وہ کسی نام کے مسلمان کی رائے پیش کر کے اسلام کو ناقابل اطمینان مذہب کہہ سکتے ہیں۔

اس قسم کے بیہودہ اور لغو اعتراضات سے مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کے دلوں میں اسلام کے خلاف کس قدر بغض و کینہ بھرا ہوا ہے کہ وہ اسلام پر اعتراض کرتے وقت ذرا بھی معقولیت کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ کیا ایسے لوگوں سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور ان کے ساتھ مل کر کوئی باغیرت مسلمان کام کر سکتا ہے۔ جو بھری جلسوں میں اسلام کے متعلق بیہودہ سرائی کریں۔ اور پھر ایک ایسا اخبار جو مسلمانوں کا بڑا ہی ہمدرد اور خیر خواہ بنا ہوا ہے۔ اس بیہودہ سرائی کو چھاپ کر مشتہر کرتا ہے۔

[1] دیکھو۔ اخبار بہالہ ۱۳ مئی ۱۹۲۰ء

غیر مبایعین اور قومی یونیورسٹی

علی گڑھ کالج کے مقابلہ میں مسٹر محمد علی نے جو "قومی یونیورسٹی" کھڑی کرنی چاہی ہے اسکی فونڈیشن کمیٹی کے ۲۲ نومبر کے اجلاس میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب بھی غیر مبایعین کے قائم مقام کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ اب ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کمیٹی کے حالات اخبارات میں شایع کرائے ہیں۔ اور لوگوں کو اس موہوم یونیورسٹی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"میں امید کرتا ہوں کہ جو مسلمان دیندار والدین ہیں۔ وہ بخوشی اس تحریک کو لبیک کہیں گے۔ موجودہ طرز تعلیم جو ایک گھن کی طرح ہمارے نوجوانوں کے اندر سے اسلامی روح و اسلامی نور ایمان کو سلب کر رہی ہے۔ اس کو عرصہ سے عام طور پر والدین محسوس کرتے تھے"

(وکیل ۲۔ دسمبر ۱۹۲۰ء)

اگر فی الواقعہ ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا صحیح ہے کہ موجودہ طرز تعلیم گھن کی طرح ہے۔ اور نوجوانوں کے اندر سے اسلامی روح اور اسلامی نور ایمان سلب کر رہی ہے تو کیا وہ براہ مہربانی بتائینگے کہ انھوں نے حال میں اپنے امیر کی تجویز کردہ اس پالیسی کو ایک خاص اجلاس میں کیوں منظور ہونے دیا جس میں ایک طرف تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ:۔ "ہماری جماعت کا رویہ حالات پیش آمدہ میں یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان تمام کاموں میں حصہ لینے سے الگ رہیں" اور دوسری طرف "موجودہ طرز تعلیم کو قبول کرتے ہوئے یہ پاس کیا گیا ہے۔ کہ مسلم ہائی سکول لاہور کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے قائم رہے۔ اور گرانٹ بھی جاری رکھی جائے" (پیغام ۲۰ نومبر)

ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے کہ دوسروں سے قومی یونیورسٹی کی تحریک پر لبیک کہنے کی امید رکھنے سے قبل اپنے امیر کی قرار داد پالیسی کی اصلاح کریں اور ویسے ان چند ایک لڑکوں کو جو کالجوں میں تعلیم پاتے ہوں۔ "قومی یونیورسٹی" میں داخل کرا دیں۔ ورد دکھلاؤ

[2] دیکھو۔ اخبار بہالہ ۱۳ مئی ۱۹۲۰ء

خطبہ جمعہ

جلسہ سر پر ہے
منتظمین جلسہ اور مہمانوں کا فرض
اخلاص کے ساتھ تربیّت چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۳۔ دسمبر ۱۹۲۰ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ترقی کرنیوالی قومیں

ترقی کرنے والی قوموں کے ساتھ یہ بات لازمی طور پر لگی ہوتی ہے کہ ان کی ضروریات ہمیشہ ان کی آمدنی کے ذرائع سے بڑھی رہتی ہیں۔ اور جس قوم کی ضروریات ذرائع سے زیادہ نہ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ اس میں سوچنے والے دماغ نہیں ترقی کرنے والوں میں ہمیشہ ایسے دماغ ہوتے ہیں۔ جو نئے نئے کام سوچتے رہتے ہیں۔ اگر نہوں تو وہ قوم ترقی کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتی۔ کیونکہ دنیا میں ترقی کی ایک گرد چل رہی ہے۔ اور ایک کشتی ہو رہی ہے۔ جو اس مقابلہ میں بڑھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ پس جماعت کی ترقی کے لئے ضروریات کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ جماعت کے اعمال بھی ترقی کرتے رہتے ہیں۔

معترض بھی مفید ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر دشمن اعتراض نہ کرتے اور ابوجہل، عتبہ، شیبہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو قرآن بہت مختصر ہوتا۔ اس طرح معترض کا وجود بھی مفید ہو جاتا ہے۔ وہ اعتراض کرتا ہے تو اسلام کی تائید میں نئے نئے دلائل اور نئے نئے علوم نکلتے ہیں۔ اگر سب لوگ ہی حضرت ابوبکرؓ جیسے ہوتے اور اعتراض نہ کرتے۔ تو نہ معجزات کا ظہور ہوتا۔ نہ آیات اللہ ظاہر ہوتیں۔ نہ خدا کی قدرت نظر آتی۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پس ترقی کے لئے ضروریات کا ہونا ضروری ہے۔

کونسی ضروریات انحطاط کا باعث ہوتی ہیں

اسی اصول کے مطابق ہماری جماعت کی ضروریات ہر سال ذرائع سے بڑھی رہتی ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ یہ انحطاط کی دلیل ہے۔ تو اس کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ضروریات انحطاط کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ذرائع آمد کم ہوں یا کم رہیں۔ اور ضروریات بڑھتی جائیں۔ لیکن اگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ذرائع میں بھی ترقی ہوتی رہے۔ تو پھر ضروریات کا بڑھنا انحطاط کا موجب نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اکیلا شخص دس روپیہ ماہوار میں گذارہ کرتا ہے اور بیوی بچے کے ہونے پر بارہ روپے میں بھی گذارہ نہیں کر سکتا۔ تو اس کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ اقتصاد کے خلاف کرتا ہے یا وہ مسرف ہے۔ پس جہاں اخراجات بڑھتے جائیں۔ وہاں آمدنی بھی بڑھتی جا رہی ہو۔ تو پھر اخراجات موجب انحطاط نہیں ہوتے۔ ہمارے اخراجات ہر سال بڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے جماعت بھی دم بدم ترقی کر رہی ہے۔ اور اس بڑھوتی کے باعث ہم جو سامان بھی کرتے ہیں۔ وہ کم ثابت ہوتے ہیں۔

ہمارا سالانہ جلسہ

مثلاً یہی سالانہ جلسہ ہے۔ ہم ہر سال پیشتر کی نسبت زیادہ اندازہ کرتے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے مہمان پہلے سال کی نسبت بہت زیادہ آجاتے ہیں۔ اسلئے ہمارے بڑھے ہوئے اندازے بھی کم ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو کسی نہ کسی باعث سے شکوہ پیدا ہو ہی جاتا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ یہ کیوں ہوا۔ تو ہم کہیں گے کہ اس میں ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارے اندازے سے بڑھکر مہمان آگئے۔

مہمانوں اور میزبانوں کا فرض

یہاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب کسی مہمان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ شکایت کرتا ہے۔ تو اس وقت ہمارے منتظموں کو یہ حق نہیں کہ اس کی شکایت کے متعلق یہ کہیں کہ تم یہاں آرام پانے نہیں آئے تھے۔ بلکہ تمہارے آنے کی غرض دین سیکھنا تھا۔ اگر کوئی تکلیف پہنچ گئی ہے۔ تو اس کی پروا نہ کرو۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں گے۔ تو یہ ان کا اپنے قصور کو چھپانا ہوگا بے شک اس کا یہاں آنا دین سیکھنے کے لئے ہوتا ہے اور اس کا بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ اس غرض کو مدنظر رکھے۔ مگر اس منتظم کا بھی کچھ فرض ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مہمان کی حتی الامکان خدمت اور دلجوئی کرے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے۔ تو نرمی سے بتائے۔ کہ یہ غلطی کس طرح ہوئی ہے۔ لیکن اس کی بجائے منتظم کا مہمان کو اس کا فرض یاد دلانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ اپنا فرض بھولا ہوا ہے۔ اور اپنی کوتاہی کو چھپاتا ہے۔ پس منتظم کا یہ کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک تیسرے شخص کا کام ہے۔ کہ دونوں کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کرے۔ ورنہ اگر ایسے دونوں شخص جن کے ذمہ فرائض ہیں۔ ایک دوسرے کو اس کا فرض یاد دلائینگے تو اس طرح فساد ہوگا۔ مثلاً اگر قرض خواہ مقروض کو کہے کہ یہ خدا کا حکم ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ تم نے جو وعدہ کیا تھا۔ اس کو پورا کرو۔ اور ادھر مقروض کہے کہ خدا کا حکم ہے کہ سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ تو فساد ہوگا۔ لیکن ایک تیسرا شخص دونوں کو ان کے فرائض یاد دلا سکتا ہے۔ اور اس طرح کوئی فساد نہیں ہو سکتا۔ پس جب مہمان آتے ہیں۔ تو جو شخص کھانا کھلانے پر مقرر ہو۔ اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے۔ اور مہمان اس کی شکایت کریں۔ تو اس کا کام ان کو نصیحت کرنا نہیں۔ نہ ان کو ان کے فرض یاد دلانا اس کا کام ہے۔ بلکہ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ اور ان سے معافی چاہے۔ اور اسی طرح اگر مہمان ان کو یہ کہیں کہ روٹی کھلانے والے بیٹھے ہیں۔ کسی کام کے نہیں۔ اپنا فرض ادا نہیں کرتے تو ان کا نصیحت کرنا بھی درست نہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ شریعت کے حکم کے پردہ میں اپنے بغض کو اور غصہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کام بھی ایک تیسرے شخص کا ہے۔ کہ ان کو نصیحت کرے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہمارے جلسہ پر مہمانوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے

مگر بیسیوں دفعہ ایسی منتظم کا دخل نہیں ہوتا۔ اور بہت دفعہ تھوڑی سی توجہ سے اس غلطی کی اصلاح کی جا سکتی ہے لیکن ایسے وقت میں منتظم کا نصیحت کرنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اس نصیحت کو نصیحت نہیں خیال کیا جاتا۔ بلکہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح اپنا پیچھا چھوڑاتے ہیں۔

احباب قادیان کا فرض

پس میں قادیان کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ اور ابھی سے کہ جلسہ میں ابھی بیس روز رہتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیں۔ پہلے میں ایک آدھ جمعہ پہلے کہا کرتا تھا۔ اب دو جمعہ درمیان چھوڑ کر کہتا ہوں کہ ابھی اپنے فرض کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ میں نے بارہا نصیحت کی ہے۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ ابھی تک ایک بھی ایسا نہیں۔ جس نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہو۔

اخلاص اور تربیت

خوب یاد رکھو کہ تم خالی اخلاص سے کچھ نہیں کر سکتے۔ جب تک اخلاص کے ساتھ تمہاری تربیت نہ ہوئی ہو۔ تم میں بہت ہیں۔ جو مخلص ہیں۔ اور بہت ہیں جو دین سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر بہت ہی کم ہیں۔ جو تربیت یافتہ ہیں تربیت جہاں کام دے سکتی ہے۔ وہاں محض تمہارا اخلاص کام نہیں آسکتا۔ دیکھو اگر تم ایمان میں حضرت ابوبکرؓ کے برابر بھی ہو جاؤ۔ تو محض ایمان میں ترقی یافتہ ہونا تمہیں دشمن کے مقابلہ میں لڑائی کے فن سے واقف نہیں کر سکتا۔ لڑائی کا فن اسی وقت آئیگا۔ جب تم باقاعدہ تربیت پاؤ گے۔ اور مشق کرو گے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بڑے مخلص تھے۔ مگر تربیت کی ان کے لئے بھی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ لوگ تیر اندازی اور دیگر فنون کی باقاعدہ مشق کرتے تھے۔ دیکھو تربیت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نماز کی صفوں کو سیدھا کرو۔ ورنہ خدا تمہارے دل ٹیڑھے کر دیگا۔ اس قدر صفیں سیدھی کرنے کی تاکید ہے۔ مگر نماز میں عموماً صفیں ٹھیک سی نہیں ہوتیں لیکن فوج کے سپاہی جو دس دس روپیہ کے نوکر ہوتے ہیں اور جن کو کوئی اخلاص نہیں ہوتا۔ کیسے اپنی صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں۔ اور جب تیز چلتے ہیں۔ تب بھی ان کی صفیں ٹھیک رہتی ہیں۔ تم میں اخلاص ہے۔ مگر چونکہ تربیت نہیں ہے۔ اسلئے تم صفیں سیدھی نہیں رکھ سکتے۔ اور ان کے پاس اخلاص نہیں۔ صرف تربیت ہے۔ وہ اس کام کو کر سکتے ہیں۔

پس تمہیں خواہ کتنا ہی ایمان حاصل ہو۔ مگر جب تک تم الف۔ ب نہیں پڑھو گے۔ اور جب قاعدہ زبان سیکھنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ تمہیں زبان عربی یا کوئی اور زبان نہیں آئیگی۔ یاد رکھو کہ جہاں جسم ساتھ ہو گا۔ وہاں محض اخلاص کام نہیں دیگا۔ بلکہ اس کے لئے تربیت حاصل کرنی پڑیگی۔ اخلاص کا تعلق محض رُوح سے ہے لیکن جہاں جسم ساتھ ہو۔ وہاں اخلاص کے ساتھ تربیت بھی ہونی چاہیئے۔

تربیت کا اثر

شریعت نے نماز فرض کی ہے۔ لیکن چونکہ نماز کا تعلق جسم سے بھی ہے۔ اس لئے جب جسم بیمار ہو۔ تو شریعت کہتی ہے بیٹھ کر یا لیٹ کر یا اشارے سے نماز پڑھ لو۔ نماز جو اصل میں رُوح کا فعل ہے جسم کے بیمار ہونے سے لیٹ کر بھی پڑھی جاتی ہے حالانکہ جسم کے بیمار ہونے کے ساتھ رُوح بیمار نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات بیماری میں رُوح اور زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ تو لیٹ کر پڑھنے کی یہی وجہ ہے کہ چونکہ جسم بیمار ہوتا ہے۔ اور نماز کے ساتھ جسم کا بھی تعلق ہے۔ اس لئے جسم کی رعایت رکھنی پڑتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ تم میں پچاس فیصدی ہیں جنہوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ کہ ان کاموں میں جنہیں جسم کا تعلق ہے محض رُوح کی صفائی کام نہیں دے سکتی۔ تم میں سے خواہ ہر ایک حضرت ابوبکرؓ سے بھی ایمان میں بڑھ جائے مگر جب تک تمہاری تربیت ٹھیک نہیں ہو گی۔ محض ایمان و اخلاص سے دنیا کو فتح نہیں کر سکو گے۔

غور کرو۔ بارش ہو رہی ہو۔ تمہاری ایک دیوار ٹوٹ گئی ہو۔ اور تم کو اندیشہ ہو کہ اگر چور آئینگے۔ تو تمہیں لُوٹ لیجائینگے۔ تمہیں اپنے مکان سے اور اپنے مال سے محبت ہے۔ لیکن تم شکستہ دیوار کو نہیں بنا سکتے۔ ہاں ایک معمار جس کو تمہارے مکان اور مال سے کوئی محبت نہیں۔ چند پیسے لیکر تمہاری دیوار کو تم سے بہت زیادہ اچھا بنا دیگا۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم باوجود محبت کے نہ بنا سکے۔ اور وہ باوجود محبت نہ رکھنے کے اچھا بنا سکا اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کام کے متعلق اس کی تربیت ہوئی ہے۔ اور تمہاری نہیں ہوئی۔

پس ہر کام کے لئے جس میں جسم کا تعلق ہو۔ تربیت کی مشق ہونی چاہیئے۔ نماز کے لئے بھی مشق کی ضرورت ہے بہت ہیں جو تہجد کی تڑپ رکھتے ہیں۔ مگر نہیں اٹھ سکتے۔ اسلئے کہ ان کو مشق نہیں۔ اسی لئے رسول کریم نے ان میاں بیوی کی تعریف کی ہے۔ جو ایک دوسرے کو تہجد کے لئے اٹھائیں۔ کیونکہ اس طرح مشق ہوتی ہے۔ ایک چوکیدار جس کو لوگوں کے اموال سے کوئی محبت نہیں ہوتی۔ چند روپیہ لے کر سردی کی لمبی راتوں میں جاگتا ہے۔ مگر تم باوجود اپنے اموال سے محبت رکھنے کے رات کو نہیں جاگ سکتے۔ اس کی کیا وجہ ہے یہی کہ اس نے مشق کر کے اپنے جسم کو ایسا بنا لیا۔ اور تم نے اپنے جسم کی تربیت نہیں کی۔

پہلوں کے تجارب سے فائدہ

یہ ایک ضروری نکتہ ہے مگر افسوس ہے کہ اس کو نہیں سمجھا گیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہر ایک کام میں نقص رہتا ہے۔ ایک شخص کو کوئی صیغہ سپرد کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے متعلق علم حاصل نہیں کرتا۔ نہیں دیکھتا کہ پہلوں نے اس کام کو کیا۔ تو کس طرح کیا۔ کیا کیا نقص ہوئے کس طرح اصلاح ہوئی۔ کیا رکاوٹیں پیش آئیں۔ اور خود اس کو جو دقتیں پیش آئیں۔ وہ ان کو بھی نہیں لکھتا ہمارے ہاں جلسہ پر انتظامی امور میں بعض نقص ہوتے ہیں۔ اس وقت بوجہ اخلاص کے درد بھی محسوس کیا جاتا ہے۔ مگر ان نقائص کو لکھا نہیں جاتا۔ اور اسلئے آیندہ ان کے دُور کرنے کی کوشش نہیں کی جا سکتی۔ حالانکہ کام کرنے والوں کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ جب کسی کام کو کرنا ہوتا ہے۔ تو اس کے متعلق کوشش اور مشق پہلے سے شروع کرتے ہیں۔

کسی کام کے کرنے سے پہلے مشق کرو

مثلاً جنگ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں حملہ کرنا ہوتا تھا۔

تین تین مہینہ پہلے سپاہ سے مشق کراتے تھے۔ اور جس علاقہ پر حملہ کرنا ہوتا تھا۔ اس کے مصنوعی ہاتھی اور اس کی پہاڑیاں بنا کر فوج سے اسپر حملہ کراتے تھے۔ جب وہ پختہ ہو جاتے۔ تب حملہ کرتے تھے۔ سکولوں میں جلسے کرتے ہیں۔ اگر کسی بڑے شخص نے آنا ہو تو کوئی طالب علم نظم پڑھتا ہے۔ کوئی ایڈریس پڑھتا ہے۔ اور فرض کیا جاتا ہے کہ وہ بڑا شخص آ گیا اسلئے کہ جب وہ شخص آئے تو ہنکو تابت ہوں۔ اور تو اور یہ ایکٹ نالکوں والے جنہوں نے ملک کے اخلاق بگاڑ دئے ہیں۔ یہ بھی پہلے مشق کرتے ہیں۔ پھر سٹیج پر آتے ہیں۔

اب ہمارے جلسہ کا موقع ہے۔ ہائی سکول کے لڑکے یا اور جو سٹیشن پر مہمانوں کو ریسو کرینگے۔ اگر ان کو مشق نہیں تو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہونگے۔ لیکن اگر انکو مشق کرائی جائے۔ تو مفید ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ فرض کر لیا جائے کہ ریل آگئی۔ تمام لڑکوں کے بستر کمروں میں باندھ کر رکھے ہوئے ہیں۔ ان کو فرض کیا جائے کہ گاڑیوں میں مہمانوں کے بستر ہیں۔ اور کپتان وسل کرے اور ماتحت لڑکے فوراً جس طرح گویا ریل آ کر ٹھہر گئی ہے کمروں میں داخل ہوں۔ اور بستروں کو فوراً نکال لائیں۔ اور اگر جلسہ سے پہلے پانچ سات دفعہ یا جتنی ضرورت ہو ان سے مشق کرائی جائے۔ تو وہ اب بغیر تربیت کے جتنا کام کرتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا کام اس وقت کر سکینگے۔ دیکھو کانگرس وغیرہ والے کس طرح کام کرتے ہیں۔ ان کی محض تربیت ہوتی ہے۔ ان میں وہ اخلاص نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ جو تم میں ہے۔ ۱۹۱۷ء میں جب اول بار میں ڈلہوزی گیا۔ اسوقت مجھ کو یہ خیال آیا تھا کہ ہمارے لوگوں کی تربیت نہیں۔ اسی وقت سے میں بار بار خطبات میں۔ درسوں میں تقریروں میں کہہ رہا ہوں مگر افسوس ہے کہ اسپر توجہ نہیں کی گئی۔ پس جسمانی کاموں میں جسمانی تربیت کی ضرورت ہے۔ دیکھو عیسائی مبلغ جن ممالک میں جاتے ہیں۔ چونکہ وہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں اسلئے شور مچ جاتا ہے۔ مگر ہمارے مبلغ بعض دفعہ برسوں رہتے ہیں۔ اور لوگوں کو علم تک نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو سمجھو۔ اور تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اگر چاہتے ہو کہ کامیاب ہو۔ ورنہ محض ایمان سے وہ کام جو درکار ہے نہیں ہو گا۔

ایک نگران ہو جس کا کام محض نگرانی ہو

خدا نے جو سامان دئے ہیں ان کو استعمال میں لاؤ۔ ان کو استعمال میں نہ لانا اور فتح چاہنا خدا کا امتحان لینا ہے۔ اگر مشق نہیں کرو گے۔ تو ہزاروں سال میں بھی مقصد حاصل نہیں کر سکو گے۔ تربیت ہو۔ اور پھر کام کرنے والوں پر ایک نگران ہو۔ جس کو سوائے نگرانی کے اور کوئی کام نہ ہو۔ پھر کام ہو گا۔ یورپ کا کاروبار ایک جرمن فلاسفر کے قول پر چل رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ کس طرح اچھا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ لوگ بالکل فارغ ہوں۔ جو یہ دیکھ سکیں کہ دوسرے فارغ نہیں۔ وہ صرف دماغ کی طرح ہونے چاہئیں ان کا کام صرف سوچنا ہو۔ وہ دماغ ہوں اور دوسرے اعضاء و جوارح۔ یہی عمدگی کے ساتھ کام کرنے کا طریق ہے۔ فرض کرو۔ اگر مجھے بیت المال کا کام سپرد ہو۔ اور میں روز روپیہ کا حساب کرتے بیٹھوں تو جماعت کی بہتری کے لئے اور جو بہت سے کام ہیں۔ اسوقت کرتا رہتا ہوں۔ وہ کس طرح کر سکوں۔ پس نگران ہو جن کا کام محض نگرانی ہو۔ میں نے ابھی سے نصیحت اس لئے کی ہے۔ تاکہ تم اس فرض کے ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جلسہ پر صرف احمدی ہی نہیں غیر احمدی بھی آتے ہیں۔ اسوقت جو احمدی آتے ہیں اگرچہ ان کو جو تکلیف ہو۔ وہ برداشت تو کرتے ہیں۔ مگر اچھا اثر نہیں لیتے۔ لیکن جو غیر احمدی آتے ہیں۔ ان کو اگر تکلیف پہنچے۔ تو وہ جتنے قریب ہوتے ہیں۔ اتنے ہی دور ہو جاتے ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو فارغ ہوں۔ وہ حتی الوسع اپنے آپ کو افسروں کے پیش کریں اور پھر مشق کریں۔ اور تربیت حاصل کریں تاکہ کام کو خوبی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ اگرچہ یہ وقتی نصائح ہیں مگر یہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھو۔ کہ جب تک تربیت نہ ہو کوئی کام خوبصورتی سے نہیں ہو سکتا۔ جن کاموں میں جسم کا تعلق ہو۔ وہ محض اخلاص سے نہیں ہو سکتے

مکتوب امام

حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی ترتیب

ایک خط کا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ پوچھا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کس ترتیب سے پڑھنی چاہئیں۔ حسب ذیل جواب لکھا گیا۔ (محمد اسمٰعیل)

آپ نے اپنے خط میں یہ دریافت فرمایا ہے کہ پہلے کون کونسی کتب کا مطالعہ لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے۔ آپ نے یہ سوال حضور کی خدمت میں پیش کر کے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ صحابہ کرام اس بات کے خواہش مند رہتے تھے۔ کہ کوئی سمجھدار باہر سے آنے والا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کے متعلق ضروری امور کی بابت حضور سے استفسار کرے۔ تاہم بھی شکر مستفید ہوں کیونکہ ایسے سوالات پر بہت سے معارف و حقایق انہیں حاصل ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح اب بھی جو لوگ ایسے اہم اور ضروری سوالات بھجواتے ہیں۔ وہ بھی نہ صرف خود ایسے حقایق و معارف عالیہ سے مستفید ہوتے ہیں بلکہ اور بہت سے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچنے کا موجب بنکر دوہرا اجر حاصل کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے ترتیب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ (۱) سب سے پہلے ازالہ اوہام کی ضرورت ہے۔ (۲) پھر براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ (۳) تحفہ گولڑویہ۔ (۴) الوصیت۔ (۵) تقویۃ الایمان (کشتی نوح) (۶) حقیقۃ الوحی۔

ان کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد دوسرا سلسلہ (۱) براہین احمدیہ پہلے چار حصے۔ (۲) سرمہ چشم آریہ۔ (۳) آئینہ کمالات اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور چشمہ معرفت۔

اور وقت ملے تو باقی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی دوسری کتابیں ہیں۔ وہ بھی پڑھیں۔ ازالہ اوہام چونکہ ابتدائی زمانہ کی کتاب ہے۔ اس لئے اسمیں بعض امور حضرت اقدس ؑ نے ایسے بھی لکھے ہیں۔ جنھیں حضور کی بعد والی کتب منسوخ قرار دیتی ہیں۔ پس براہین احمدیہ حصہ پنجم اور حقیقۃ الوحی اس کے ساتھ ملحوظ رہے۔ اگر خود تحقیق کی فرصت نہ ہو۔ تو حقیقۃ النبوۃ کا مطالعہ کیا جاوے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف کتب کا مطالعہ کافی نہیں۔ اس سے محض علمی رنگ کامل ہوتا ہے۔ ایک اور چیز ہے۔ جس کے بغیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے انسان پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ ان ڈائریوں کا مطالعہ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً اخباروں میں چھپتی رہی ہیں۔ ان کا علمی حصہ ایسا یقینی نہیں۔ جیسے حضرت اقدس کی کتب ہیں۔ کیونکہ ڈائری نویس بعض وقت الفاظ پوری طرح یاد نہیں رکھ سکتا لیکن ان سے دو باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ ایک یہ کہ حضرت اقدس اپنی بعثت کا مطلب کیا سمجھتے تھے اور اسے پورا کرنے کے لئے کس رنگ میں کوشش کرتے رہے۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کے سامنے حضور کا دعویٰ پیش ہوا۔ اور اسے انہوں نے قبول کیا۔ اور سالہا سال تک آپ کے ساتھ رہے یا کثرت سے آپ کی ملاقات کرتے رہے۔ انہوں نے حضور کے کلام سے کیا سمجھا اور آپ کے ساتھ کس رنگ میں معاملہ کرتے تھے۔ ان دونوں باتوں کے جاننے کے بغیر انسان احمدیت کے مغز کو نہیں پا سکتا۔"

بقلم خاکسار۔ محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل)
قائم مقام افسر صیغہ ڈاک حضرت صاحب۔ قادیان

ضرورت

ہمیں کچھ تجارتی کام کرنیکے لئے ایک لایق آدمی کی ضرورت ہے، جو پہلے تجارت کا کام کر چکا ہو۔ تجارت کے کام کے لئے پوری واقفیت اور عملی تجربہ شرط ہے۔ انگریزی اور حساب کتاب جاننا بھی ضروری ہے۔ تنخواہ معقول دیجائیگی۔ صرف احمدی تجربہ کار اصحاب درخواستیں کریں۔ جو اس پتہ پر ہوں۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

الفضل میں روپیہ بھیجنے والے

بعض احباب اس بات پر پریشانی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے روپیہ الفضل میں بھیجا تھا۔ اور اسپر "عبد المغنی" کے دستخط ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ الفضل کا روپیہ دفتر ناظر بیت المال میں جمع ہوتا ہے۔ اور مکرمی جناب ماسٹر عبد المغنی صاحب جو ناظر بیت المال ہیں۔ انہی کے دستخط ہونے چاہئیں۔ ہمارے پاس کوپن پہنچ جاتے ہیں۔ اور حساب کتاب ہمارے ہی دفتر میں رہتا ہے۔

۲۔ چونکہ روپیہ خزانہ میں جمع ہوتا ہے۔ اور اس سے بذریعہ بل ہی حسب قاعدہ نکالا جا سکتا ہے۔ اس لئے الفضل میں الفضل ہی کے لئے روپیہ آنا چاہیئے بعض دوست پہلے ایک رقم بھیج دیتے ہیں۔ وہ روپیہ خزانہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ پھر ان کا خط آتا ہے۔ کہ اتنے روپے فلاں دفتر میں اور اتنے فلاں صاحب کو دیدیں۔ تو ہمیں بہت دقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ پھر ہم وہ روپیہ بذریعہ بل نکلوا کر ہی تقسیم کر سکتے ہیں۔ جو مہینے کے اخیر پر ہو سکتا ہے۔ اور اگر اطلاع ساتھ آجائے۔ تو بھی یہ امر دقت سے خالی نہیں۔ کیونکہ الفضل کا خرچ اس کی آمد سے نہ بڑھنے دیا جائے کے خیال سے عملہ نہایت ہی مختصر ہے۔ اور قادیان کی بستی اب خدا کے فضل سے اتنی بڑھ رہی ہے کہ دو میل طول میں ہے۔ پس رقوم بیرونی تقسیم کرنے کے لئے ہمیں ایک اور چپراسی کی خدمات حاصل کرنی پڑتی ہیں اسلئے بہت مہربانی ہوگی۔ اگر الفضل میں الفضل ہی کے لئے روپیہ بھیجا جائے گا۔ ایسی خدمات کے لئے دفتر محاسب صدر انجمن یا ناظر بیت المال براہ راست موزوں ہے۔

۳۔ بعض دوست الفضل کا روپیہ کسی اور صاحب کو بھیجدیتے ہیں۔ یا رستے میں ان کو دیدیتے ہیں۔ اور پھر ہم پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اتنی مدت سے روپیہ آپ کو دے چکے ہیں۔ اور اخبار نہیں بھیجتے۔ حالانکہ ہمیں وہ روپیہ وصول نہیں ہوتا۔ اس مہینے میں ایسی تین چار شکائتیں آئی ہیں۔ حالانکہ تا حال رقوم مرسلہ وصول نہیں۔ اس لئے براہ راست روپیہ بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس صاحب کو روپیہ دیا جاتا ہے ان کو قادیان واپس آنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ یا وہ صاحب یہاں سے کسی سفر پر چلے جاتے ہیں۔ اور روپیہ دینے کا ان کو موقعہ نہیں ملتا۔

۴۔ بعض احباب ذاتی طور سے مینیجر یا ایڈیٹر صاحب کے نام سے واقف ہیں۔ اور ان کے نام روپیہ بھیجدیتے ہیں۔ یہ ان کی نوازش ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ یہ طریق بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس طرح پھر ایک یادداشت رکھنی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ روپیہ دفتر میں دیدیا جاتا ہے یا کسی اور صاحب کو حسب ہدایت تقسیم ہو جاتا ہے۔ مگر چھ سات ماہ یا ایک دو سال کے بعد اس رقم کی نسبت دریافت کیا جاتا ہے یہاں بوجہ کثرت کار وافر کار کچھ یاد نہیں رہتا۔ اور وہ صاحب ممکن ہے۔ اس سے بدگمان ہو جائیں اسلئے یہی طریق ٹھیک ہے۔ کہ روپیہ بغیر نام کے صرف عہدہ کے لحاظ سے بھیجا جائے دفتر کا ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے۔ غلطی ہو۔ تو جلد پتہ لگ جاتا ہے

۵۔ بعض دوست ایک ہی کارڈ پر لکھدیتے ہیں۔ کہ تمام اخبارات و رسائل میں ہمارا پتہ تبدیل کروا دیا جائے اور فلاں فلاں نمبر بھجوادیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اخبارات کے دفاتر ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر ہیں۔ اگر دفتر مینیجر کے مختصر عملہ کے سپرد یہ کام ہو۔ تو ایک دو گھنٹہ اسی کام کے لئے روزانہ چپراسی کو لگانا پڑے۔ پھر اخبار کی روانگی کا کام نہیں ہو سکتا ہم تو الفضل کا کچھ حصہ بھی لوکل خریداروں میں بذریعہ ڈاک تقسیم کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے مکرم معظم احباب ہر ایک دفتر کو الگ الگ کارڈ لکھا کریں۔ ہمارے بعض اخباروں کے دفاتر ایسے ہیں۔ جو کوئی چپراسی ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کے لئے ہم سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ کہ وہ مختلف دفاتر میں کسی کا پتہ تبدیل کروا سکیں۔

خاکسار مینیجر الفضل

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم ۱؎

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں خواہ ہوپ میں خاص طور کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے اُبل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ کئی اصحاب (احمدی و غیر احمدی و دیگر مذاہب والوں) نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ بعض تو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے ہوئے تھے۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہو گئے۔ بعض نے مفید پا کر تین تین دفعہ تریاق منگوایا اور بعض نے بتحریر فرمایا۔ کہ اگر پانچ روپیہ تولہ کی بجائے پچیس ۲۵ روپے تولہ قیمت ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل اصحاب سے دریافت کر لیویں۔

۱۔ خان شاہنواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر ضلع گجرات (غیر احمدی)
۲۔ مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر " " "
۳۔ مولوی عبد الحق صاحب محافظ دفتر فارسی " " "
۴۔ منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر " "
۵۔ مرزا احمد دین صاحب ریڈر محکمہ ودہا دھر صاحب مجسٹریٹ درجہ اول - ضلع گوجرات (غیر احمدی)
۶۔ لالہ کرپا رام صاحب محرر جوڈیشل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۷۔ بابو امام الدین صاحب مسیحی مشنری جلال پور جٹاں۔ نیشنل میڈیکل ہال۔
۸۔ چودہری غلام احمد صاحب نمبردار تحصیل کھاریاں۔ (احمدی)
۹۔ مولوی کرم الدین صاحب مدرس ہائی سکول ڈنگہ۔ (احمدی)
۱۰۔ بابو خدا بخش صاحب ریلوے اسٹیشن لالہ موسیٰ سگنیلر انٹرپورس گارڈ رنگ روم۔ ضلع گوجرات (احمدی)
۱۱۔ بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک بھاونی داردونی (احمدی)
۱۲۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخان (احمدی)
۱۳۔ منشی عبد اللہ خان صاحب دفتر قانونگوئی تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان (احمدی)
۱۴۔ مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد موضع پریم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ (احمدی)
(۱۵) چودہری عبد الغنی صاحب ساکن بہلول پور ڈاکخانہ خاص براستہ اسٹیشن سلاروالہ۔ ضلع لائلپور (احمدی)
(۱۶) مستری مہر اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن بھریا روڈ ضلع نواب شاہ۔ ملک سندھ (احمدی)
۱۷۔ منشی حسن خان صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ بیبی بھیت محلہ واصل۔ یو۔ پی۔ (احمدی)
۱۸۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کمل پور (ریڈر صاحب بہادر پولیس) (احمدی)

قیمت فی تولہ پانچروپے محصول وغیرہ بذمہ خریدار

اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو ہم جو قوم خدا کی قسم کھا کر عہد کرتے ہیں کہ تریاق چشم (باقیماندہ) واپس آنے پر قیمت فوراً واپس کر دینگے بشرطیکہ وہ حلفیہ قسم کھا کر تحریر کریں۔

خاکسار

میرزا حاکم بیگ احمدی گرہی شاہدولہ صاحب

گوجرات پنجاب

مجرّبات امام عصرؑ فن طب ۱؎

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا نور الدین صاحب رضی

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری ضعف درد کمر و زانو وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادت:- میاں صفدر علی صاحب قادیان۔ میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا قیمت خوراک دو ہفتہ ۲ر

سرمہ نور النظر:- جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم ابتدا نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ ۱ر

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ:-

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

کانپوری چرمی سامان ۱؎

اپنے بھائیوں کے آرام و آسایش کی غرض سے میں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا چرمی سامان مثل بوٹ و شوز۔ زین۔ ساز۔ بیگ وغیرہ دیگر اشیاء بہم پہنچاؤں۔ لہذا میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں جس چیز کی ضرورت ہو۔ بلا تکلف مجھے مطلع فرما دیں اور فرمایش کے ہمراہ کم از کم چوتھائی قیمت اشیاء بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فرمایش اور منی آرڈر کی رسید فوراً دی جائیگی۔ اور بہت جلد اشیاء مطلوبہ مضبوط اور نہایت عمدہ روانہ کی جائینگی۔ بوٹ اور شوز کی فرمایش کے ساتھ پیر کے صحیح ناپ کی اور فرمایش دہندہ کے صاف پتہ معہ نام ریلوے اسٹیشن وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ مال پہنچنے میں آسانی ہو۔

المشتہر

عبد الستار احمدی۔ پورہ ہیرامن کانپور

بہت بڑی رعایت

ایک دوست نے ایکسو تبلیغی احمدیہ جنتری کی قیمت لعہ بھیجدی ہے۔ کہ اس کو اپنے طور پر تقسیم کر دیا جائے اس قیمت کو میں نے غیر ذی استطاعت دوستوں کی خاطر اس طرح تقسیم کر دیا ہے۔ کہ تین سو تعداد جنتری کے لئے بجائے لعہ کے عہ فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت لی جائے۔ مگر سو سے کم تعداد کی خریداری نہ ہو۔ اس لئے صرف تین ایسی درخواستوں کی ضرورت ہے۔ جن سے ایک سو تعداد کی قیمت صرف عہ ر علاوہ محصولڈاک لی جاویگی۔ پہلی تین درخواستوں کا حق ہو گا۔ بعد کی درخواستوں کو کسی اور ایسے موقعہ کے لئے محفوظ رکھ لیا جائیگا۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں

احمدیہ کتاب گھر۔ قادیان

رسالہ مرزا "احمد بیگ والی پیشگوئی" شائع ہو گیا

یہ وہی رسالہ ہے۔ جو پچھلے دنوں ختم ہو جانے کی وجہ سے بارہ بارہ آنے کو فروخت ہوا۔ اب دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ اس میں مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اس ایک پیشگوئی سے چودہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ مرزا سلطان محمد کے اس خط کا عکس بھی شامل ہے۔ جسمیں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب کو خدا یاد متقی تسلیم کرتا رہا ہوں۔ دیگر اعتراضات کا جواب بھی آیات و احادیث و اقوال صوفیا سے دیا ہے۔ بہت جلد منگوالیں ورنہ پھر ختم ہو جائیگا۔ قیمت فی رسالہ ۳۰ ر۔ ایک دو رسالے منگوانے ہوں۔ تو ٹکٹ بھجوایئے فی رسالہ ۰ ر۔ محصولڈاک کے علاوہ ارسال فرمائیں۔

منیجر کتبخانہ فریدآبادی قادیان

ہندوستان کی خبریں

آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت کے لئے امسال ڈاکٹر انصاری تجویز ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے منظور کر لیا ہے۔

دادابھائی اور کھاپرڈے کا انتخاب ناگپور۔ ۲ر دسمبر۔ مسٹر دادابھائی اور مسٹر کھاپرڈے صوبہ متوسط اور برار کی طرف سے شاہی مجلس کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔

سردار منگل سنگھ کو سزا سردار منگل سنگھ ایڈیٹر اکالی کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ ایک دفعہ کے ماتحت تین سال اور دوسری کے ماتحت دو سال سزا اور ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ دونو قیدیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

ریاست پٹیالہ میں جلسوں کی ممانعت کے متعلق سرکاری تردید سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پٹیالہ نے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ پٹیالہ میں ہر قسم کے جلسوں کی بندش کی گئی ہے۔ بلکہ سرکاری حکم کا منشاء ان انجمنوں کو بند کرنا ہے۔ جو غیر ذمہ وارانہ طریق پر کام کر کے لوگوں کے حق میں غیر مفید ثابت ہوتی ہیں۔

ڈیوک آف کناٹ کا پروگرام دہلی ۷۔ فروری کو ڈیوک آف کناٹ دہلی میں آئیں اور جلوس ۸ر کو ایوان جنگان کا افتتاح اور بے ضابطہ استقبال راجگان ۹ر فروری کو نسل آف سٹیٹ امپیریل لیجسلیٹو اسمبلی کا افتتاح ۱۲ر تاریخ کو لیجسلیٹو ایوانوں کے بنیادی پتھر کا رکھا جانا۔ ۱۴ر کو آتشبازی اور ۱۵ر کو رخصت۔

ریلوے کانفرنس کی صدارت ملازمین ریلوے کی آل انڈیا کانفرنس لالہ لاجپت رائے کی صدارت میں ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ جنوری کو بمقام بمبئی ہوگی۔

روزانہ اخبار شانتی کا بائیکاٹ حسن ابدال میں ایک عام جلسہ کر کے پنجاب کے سکھوں کی طرف سے روزانہ شانتی کو بائیکاٹ کیا گیا ہے۔

سرحدی حالات سرکاری کمیونک مجریہ ۲ر دسمبر مظہر ہے۔ کہ رونیزٹی میں ۲۳ر نومبر کو دیر اور سواتیوں کے لشکر میں جنگ چھڑی۔ بظاہر نواب دیر کا ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ ادینزئی اس علاقہ پر قبضہ کرے۔ جو گذشتہ سال سواتیوں نے نواب دیر سے چھین لیا ہے۔

جنوبی ہند میں طغیانی ترچناپلی۔ یکم دسمبر۔ چونکہ سیلاب کی وجہ سے ریل کی پٹڑیاں بعض مقامات سے اکھڑ گئی ہیں۔ لہذا انا شیلام اور تنگی سٹیشنوں کے درمیان ٹرینوں کا سلسلہ آمد و رفت بند ہے۔

پرکاش سٹیم پریس لاہور کی ضمانت پرکاش سٹیم پریس لاہور سے دو ہزار کی ضمانت اسلئے طلب کی گئی ہے کہ اسمیں اتفاق نام اخبار جو روزانہ چھپتا تھا۔ اس کا رویہ گورنمنٹ کے نزدیک اس کی جنرل ٹون قابل اعتراض تھی۔

آغا صفدر کی زبان بند آغا صفدر وکیل سیالکوٹ کو گورنمنٹ نے چھ ماہ کے لئے پبلک جلسوں میں تقریر کرنے سے روک دیا ہے۔

آنکھوں پر پٹی باندھکر عورتوں میں علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا بیان ہے کہ ۱۲ر نومبر کو دلی میں مسٹر گاندہی نے ہندو و مسلم مستورات میں تقریر کی۔ جلسہ کے بعد مسٹر گاندہی۔ مسٹر شوکت علی۔ مسٹر محمد علی۔ ڈاکٹر کچلو آنکھوں پر پٹیاں باندھکر عورتوں میں چندہ مانگنے کے لئے گئے۔

جے پور کا جنگی چندہ مہاراجہ جے پور نے تین لاکھ ستائیس ہزار کی رقم جو حکومت برطانیہ کے ذمہ واجب تھی۔ بطور جنگی چندے کے حکومت کو نذر کر دی ہے۔

کلکتہ میں ڈاکہ کلکتہ شہر کے یورپین کوارٹروں میں بھی نقب زنیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ نقب زنوں نے وہی بمبئی اور کولمبو کا طریق یہاں بھی برتا ہے مکینوں کو دوائی سنگھا دیتے ہیں۔ اور موٹر گاڑیوں سے کام لیتے ہیں۔

مولوی عبدالاحد کی لاش کو دفن کرنے میں مشکلات دہلی کی خبر ہے کہ مولوی عبدالاحد مالک مشہور مطبع مجتبائی کی لاش کو اراکین خلافت کی تحریک سے اسلئے دفن کرنیکی اجازت نہ دیگئی کہ وہ ترک موالات کے مخالف اور خطاب یافتہ تھے۔ آخر ان کے لڑکے نے معافی مانگی اور حلفیہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

ڈبلن میں گرفتاریاں گذشتہ عشرہ کے دوران میں ڈبلن میں کل چار سو آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ گرفتار شدہ لوگوں میں اخبار لیگ آئرلینڈ کا ممبر اور دو سائٹ کے ممبر ہیں۔

سن فینر مکانوں کی تلاشی پولیس نے آئرلینڈ کی حکومت خود اختیاری کی لیگ کے دفاتر اور چار اور مکانات کی خانہ تلاشی لی۔ پولیس نے تمام کاغذات اور ریکارڈ کو آگ لگا دیا۔

مزید دھاوے لنڈن۔ یکم دسمبر آج ڈبلن کے مختلف مقامات پر دھاوے کئے گئے۔ انہوں نے دو آدمیوں کو پکڑ لیا جن کی مردہ لاشیں شہر کے باہر پائی گئیں چھ مشتبہ آدمی جو جنازہ کے پیچھے پر سوار تھے۔ ان کو رہا کر دیا گیا۔ اور وہاں سے لنڈن روانہ ہو گئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن ۱۴ پولیس افسروں کو سن فنیوں نے قتل کیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کے جسم پر چھ چھ گولیاں پڑی تھیں۔ اور ان کی لاشوں کی قطع برید کی گئی۔

اسپیشل پولیس کو تیاری کا حکم لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ لنڈن کی اسپیشل پولیس کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر انگلستان میں سن فینیوں کے ہنگاموں کا سلسلہ قائم رہا۔ تو سے اپنے تئیں سروس پر جانے کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔

متفرق خبریں

اتحادی اور جرمنی میں جہازوں کے معاوضہ کا معاملہ برلن۔ ۳۰ نومبر۔ جرمن گورنمنٹ نے ان جرمن جہازوں کے جو جولائی ۱۹۱۹ء میں تباہ کئے گئے تھے۔ مالی معاوضہ یا نئی تعمیر کے لئے اتحادیوں کے مطالبہ کا یہ جواب بھیجا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس معاوضہ کی درخواست کو منظور نہیں کر سکتی۔ اور اگر اتحادی اس بات کو قبول نہ کریں۔ تو یہ معاملہ ثالثی عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔

انگریزی فوجوں کی تقسیم لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں برطانوی فوجوں کی تقسیم اس طرح بیان کی۔ انگلستان میں ایک لاکھ ۵۵ ہزار۔ جسمیں پچاس ہزار کے قریب آئرش فوج بھی شامل ہے۔ رہائن میں تیرہ ہزار۔ مصر۔ فلسطین۔ بحر اسود۔ عراق عرب۔ شمالی و مغربی ایران میں کل ملا کر ۳۴ ہزار ۵ سو فرانس اور فلینڈرس میں تین ہزار پانسو۔ ہندوستان اور عدن ۴۴ ہزار۔ متفرق طور پر سات ہزار پانسو کل میزان دو لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔

بالشویک اور مسلمان خواتین پاینیر کا بیان ہے کہ ترکستان میں بالشویکوں نے اعلان کیا ہے۔ جسمیں تمام عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ قومی خدمت کے لئے اپنا نام رجسٹری کرائیں۔ مسلمان عورتوں کو جبراً بے نقاب کیا جاتا ہے۔ بالشویک مستورات عورتوں میں تحریک پھیلا رہی ہیں۔ کہ اگر ان کو پوری آزادی نہ ملے تو وہ اپنے شوہروں کو چھوڑ دیں۔

ترکوں اور ارمنوں کی آویزش قسطنطنیہ۔ ۳۰ نومبر۔ آرمینیا کی خبر ہے۔ کہ ارمنوں نے دوبارہ کرس پر قبضہ کر لیا۔ اور اعراز نے سخت نقصان اٹھایا کیونکہ ان کی باربرداری ناکافی تھی۔ دوسری خبر میں سات ہزار ترکوں کے ٹھٹھر کر مرنے کا بیان ہے۔

بولشویک کی مدد ارمنوں کو بولشویکوں کے پیچھے پڑ کے تھیں شرقی سرحد پر کوئی خطرہ نہیں ارمن اپنے ہر ایک آدمی کو ترکوں کے مقابلہ میں جنگ دینے کے قابل ہو گئے۔

ترکوں اور بولشویکوں میں اختلافات طفلس کی خبر ہے کہ ترکوں اور بالشویکوں میں سخت اختلافات ہے اسکی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ترکوں نے علاقہ طلب کئے ہیں۔

ترکوں ارمنوں میں صلح قسطنطنیہ۔ یکم دسمبر۔ طفلس کی خبر ہے۔ کہ ترکوں اور ارمنوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ ۲۵ نومبر کو الگزینڈروپول میں گفت و شنید صلح شروع ہوئی جس میں بالشویکی نمائندے بھی شریک تھے حکومت عثمانیہ کا جو وفد انگورا جانیوالا تھا۔ اس کی روانگی ملتوی کر دی گئی۔

مخالف بالشویک افواج کا حشر لنڈن۔ یکم دسمبر۔ پیٹروگراڈ کی خبر ہے کہ مخالف بالشویک افواج کا خاتمہ ہو گیا۔ جنرل پٹلوار کی یوکرین فوج بالکل منتشر ہو گئی ہے۔ ۱۲ ہزار آدمی ۳۵ توپیں اور تین زرہ پوش گاڑیاں پکڑی گئیں۔ دوسری خبر ہے کہ جنرل بلافوفوج کے ایک سو افسر مارے گئے۔ اور ۱ؔ۲۴ ہزار آدمی بہت سے فوجی مال غنیمت سمیت گرفتار ہوئے ہیں۔

انگریزی روسی تجارتی خلیج میں وسعت لنڈن یکم دسمبر۔ بالشویکوں اور انگریزوں کے درمیان تجارتی گفت و شنید میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ بالشویک تجارتی قرضوں کو تسلیم کرنے پر راضی ہو گئے۔ مگر وہ سابقہ روسی حکومت کے قرضوں کی ذمہ داری نہیں لینگے۔

عہد شکن ملک سے تعلقات کے انقطاع کا ریزولیوشن جنیوا۔ یکم دسمبر۔ مجلس اقوام کی سب کمیٹی متعلق ناکہ بندی نے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ خلاف ورزی معاہدہ کی صورت میں مجلس سے متعلق ہر ملک عہد شکن سے سیاسی تعلقات منقطع کریگی۔

پارلیمنٹ میں ظفر علیخان کی رہائی کا سوال پارلیمنٹ میں کرنیل ییٹ نے مسٹر مانٹیگو سے سوال کیا۔ پیر محبوب شاہ جس کو دو سال قید اسلئے کی گئی تھی۔ کہ وہ انگریزوں کو ہند سے نکالنے کی تحریک کر رہا تھا۔ اس کا رہا کرنا رحم کی عام پالیسی کا حصہ ہے۔ جس کا آغاز وزیر ہند کرنا چاہتے ہیں۔ کیا مسٹر ظفر علی کے متعلق بھی اس رحم کا سلوک ہو گا۔ وزیر ہند نے کہا کہ پیر محبوب شاہ نے توبہ کی اور تحریری اقرار کیا۔ اسلئے وہ آزاد کر دیا گیا۔ اور جو بقیہ حصہ کی نسبت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ظفر علی خان کو رہا کرنا مطلوب ہے یا نہیں۔

بالشویک مصر میں بھی آپہنچے پاؤنیر کا بیان ہے۔ پورٹ سعید میں صنعتی تکالیف رونما ہیں۔ نہر سویز میں مال اُتارنے چڑھانے والوں نے زیادہ تنخواہ کا مطالبہ کیا۔ جو منظور نہ ہوا۔ انہوں نے کام چھوڑ دیا۔ ان تکالیف کی تہ میں بالشویک ایجنٹوں کا ہاتھ ہے بالشویکوں کا یہ مدعا ہے کہ ملازمین سے ہڑتال کرا کر نہر سویز کے راستہ ہونیوالی تجارت تباہ کر دیں۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلیشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا